اصلاح الغیبہ ﴿یعنی غیبت کے نقصانات اور اُس کا علاج﴾

مرتبہ: مرشدی ومولائی حضرت مولانا الحاج شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ناظم مجلس دعوۃ الحق، ہردوئی۔

مرض کی پہچان: غیبت کے معنی یہ ہے کہ کسی مسلمان کے پیٹھ پیچھے اُس کے متعلق کوئی ایسی بات ذکر کرنا کہ اگر وہ سنے تو اُس کو ناگوار گذرے مثلاً کسی کو بیوقوف یا کم عقل کہنا یا کسی کے حسب ونسب میں نقص نکالنا یا کسی شخص کی کسی حرکت یا مکان یا مویشی یا لباس غرض جس شے سے بھی اُس کا تعلق ہو اُس کا کوئی عیب ایسا بیان کرنا جس کا سننا اُسے ناگوار گذرے خواہ زبان سے ظاہر کی جائے یا رمز و کنایہ سے یا ہاتھ اور آنکھ کے اشارہ سے یا نقل اُتاری جائے یہ سب غیبت میں داخل ہے۔

علاج: آج کل غیبت کا بہت زور ہے حالانکہ یہ ایسی بُری عادت ہے جس سے دُنیا اور دین دونوں کی رسوائی اور خرابی کا قوی اندیشہ ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں کو بار بار سوچنے سے اور ان پر عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ اس مرض کا ازالہ ہو جائے گا اور اُس سے حفاظت رہے گی۔

(۱) غیبت کا ضرر و نقصان یہ ہے کہ اِس سے افتراق پیدا ہوتا ہے اور افتراق سے مقدمہ بازی لڑائی جھگڑے سب کچھ ہوتے ہیں اور اتفاق کے اندر جو مصالح و منافع ہوتے ہیں افتراق کی صورت میں اُن سے محرومی ہو جاتی ہے۔

(۲) غیبت کرنے کے ساتھ ہی قلب میں ایسی ظلمت پیدا ہوتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا ہو جس کے دل میں ذرا بھی حس ہو اُس کو یہ بات محسوس ہوتی ہے۔

(۳) غیبت کرنے سے دین و دُنیا دونوں کا نقصان ہوتا ہے۔ دُنیا کا نقصان یہ کہ جس کی غیبت کی ہے وہ اگر سن پاوے تو غیبت کرنے والے کی فضیحت کر ڈالے گا اگر بس چلے تو بُری طرح سے خبر لے گا۔ دین کا نقصان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی گویا سامانِ دوزخ ہے۔

(۴) حدیث شریف میں ہے کہ غیبت زِنا سے بھی زیادہ ضرر کا باعث ہے۔

(۵) غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ بخشش نہ فرمائیں گے جب تک بندہ معاف نہ کرے کیونکہ یہ حقوق العباد میں سے ہے۔

(۶) غیبت کرنا گویا اپنے مُردار بھائی کا گوشت کھانا ہے بھلا کون ایسا ہو گا جو اپنے مُردار بھائی کا گوشت کھائے گا جیسا اُس کو بُرا و ناگوار خیال کیا جاتا ہے اِسی طرح غیبت کے ساتھ معاملہ چاہیے۔

(۷) غیبت کرنے والا ابزدل ڈرپوک ہوتا ہے۔ جبھی تو پیٹھ پیچھے (غیر موجودگی میں) بُرائی کرتا ہے۔

(۸) غیبت کرنے سے چہرہ کا نور پھیکا پڑ جاتا ہے اور ایسے شخص کو ہر شخص ذِلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۹) غیبت کا بڑا ضرر یہ ہے کہ قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی نیکیاں جس کی غیبت کی ہے اُس کو دے دی جائیں گی۔ اگر اُس سے کمی پوری نہ ہوئی تو جس کی غیبت کی ہے اُس کی بدیاں اُس کی گردن پر لاد دی جائیں گی جس کے نتیجے میں جہنم کا داخلہ ہو گا۔ ایسے شخص کو حدیث شریف میں دین کا مفلس فرمایا گیا ہے۔ لہٰذا دُنیا ہی میں اُس سے معافی کرا لینی چاہیے۔

(۱۰) غیبت کا عملی علاج بھی کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ جب کوئی غیبت کرے اور منع کرنے پر قدرت ہو تو منع کر دے ورنہ وہاں سے خود اُٹھ جانا ضروری ہے اور اُس کی دل شکنی کا خیال نہ کرے کیونکہ دوسرے کی دل شکنی سے اپنی دین شکنی (دین کو نقصان پہنچانا) زیادہ قابلِ احتراز ہے یوں اگر نہ اُٹھ سکے تو کسی بہانے سے اُٹھ جاوے یا قصداً کوئی مباح تذکرہ شروع کر دیا جائے۔

(۱۱) غیبت کا عجیب و غریب ایک عملی علاج یہ ہے کہ جس کی غیبت کرے اُس کو اپنی اِس حرکت کی اطلاع کر دیا کرے تھوڑے دن اِس پر مداومت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض بالکل دُور ہو جائے گا۔

(۱۲) نفع کامل کے لیے اِن باتوں کے ساتھ ساتھ کسی کامل مصلح سے اصلاحی تعلق بھی ضروری ہے تاکہ اگر اِن تدابیر کا اثر ظاہر نہ ہو تو اُن سے رجوع کیا جاسکے۔ واللہ اعلم۔

تنبیہ نمبر ۱: بعض صورتوں میں غیبت جائز ہے۔ مثلاً جہاں کسی شخص کی حالت چھپانے سے دین کا یا دوسرے مسلمانوں کا ضرر ہونے کا گمان غالب ہو تو وہاں اُس کی حالت ظاہر کر دینا چاہیے یہ منع نہیں ہے یہ خیر خواہی و نصیحت میں داخل ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ جس کی غیبت کرنا چاہیں پہلے اُس کے حالات لکھ کر عالم باعمل سے پوچھ لیں اُس کے فتوے کے بعد اُس پر عمل کریں اگر دینی ضرورت نہیں ہے بلکہ محض نفسانیت ہی نفسانیت ہے تو ایسی صورت میں حالت واقعی بیان کرنا غیبت حرام میں داخل ہے اور بلا تحقیق کسی عیب کا بیان کرنا تو بہتان ہے۔

تنبیہ نمبر 2: اگر شیخ کی مجلس میں بھی غیبت ہونے لگے تو فوراً اُٹھ جانا چاہیے۔ جیسے بارش عمدہ چیز ہے اُس میں نہانا مفید ہے مگر اولے پڑنے لگیں تو بھاگنا ہی چاہیے۔

احقر ابرار الحق عفی عنہ خادم اشرف المدارس ہردوئی (روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج، آٹھواں باب، صفحہ ۵۶-۱۵۴) ناشر: خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشنِ اقبال نمبر ۲، کراچی۔